اسلامی نظامِ تعزیرات

اور

''اسلامی'' اور ''رومی'' کوڑے کا فرق

تحریر: انجینئر کرم الٰہی انصاری

گزشتہ دنوں اخبارات میں خبر پڑھی کہ جناب وزیر داخلہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے زیر صدارت اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ چاروں صوبوں کی جیلوں میں کوڑے مارنے کی سزا ختم کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جیلوں کے نظام میں دُور رس نتائج کی حامل اصلاحات کے لیے ایک جامع کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ یہ ایک بہت ہی مستحسن قدم ہے جو قیدیوں کے مفاد میں اٹھایا گیا ہے۔

لیکن اس بارے میں ایک وضاحت ضروری ہے کہ کوڑوں کی جس سزا کو ختم کیا گیا ہے وہ ''رومی'' کوڑا ہے ''اسلامی'' کوڑا نہیں۔ اسلام کے نظامِ تعزیر میں بعض جرائم کی سزا کوڑے مارنے کی صورت میں دی جاتی ہے۔ نہایت ہی مختصر طور پر اسلامی نظامِ تعزیر کا جائزہ مندرجہ ذیل ہے:

قانونِ قصاص:

یہ قانون قتل یا ایسے جرائم پر لاگو ہوتا ہے جن میں کوئی انسانی عضو مثلاً آنکھ' ناک' کان' ہاتھ اور ٹانگ وغیرہ ضائع ہو گئی ہو۔ اس کی سزا معروف آیت ''جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک......'' پر مبنی ہے۔ یہ سزا اُس وقت لاگو ہوتی ہے جب جرم عمداً کیا گیا ہو۔ اس قانون کے تحت مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے کہ وہ خون بہا لے کر یا ویسے ہی قاتل کو معاف کر دیں۔

قانونِ دیت:

یہ قانون اُس وقت لاگو ہوتا ہے جب مذکورہ بالا جرائم غیرارادی طور پر سرزد ہو گئے ہوں' مثلاً شکار پر گولی چلائی لیکن وہ قریب کھڑے لڑکے کو جا لگی' وغیرہ۔ اس قانون کے تحت مجرم کی نہ تو جان لی جاتی ہے اور نہ آنکھ کے بدلے آنکھ ضائع کی جاتی ہے' بلکہ مجرم ایک خاص رقم متاثرہ فریق کو ادا کرتا ہے۔

قانونِ حدود:

یہ اللہ کے خلاف جرائم ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل جرائم شامل ہیں:

۱) زنا بالرضا یا زنا بالجبر: اس جرم کی سزا یہ ہے کہ مجرم اگر منکوحہ ہو' یعنی مرد کی بیوی اور عورت کا شوہر موجود ہو تو اُن کو جرم ثابت ہونے پر سنگسار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر مجرمین کو نکاح کی ضرورت ہو' مثلاً کنوارے مرد و عورت' طلاق یافتہ مرد و عورت یا رنڈوے مرد و عورت' تو اس صورت میں مجرم کو برسرِ عام سو (۱۰۰) کوڑے لگائے جاتے ہیں۔

۲) قذف: یہ سزا اُس مرد و عورت کو دی جاتی ہے جو کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائے' لیکن اس کے ثبوت میں چار عینی گواہ نہ لا سکے۔ یہ سزا اسّی (۸۰) کوڑے برسرِ عام مارنے کی شکل میں دی جاتی ہے۔

۳) چوری: چوری اگر ایک خاص مالی حد سے زیادہ ہو تو چور چاہے عورت ہو یا مرد اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

۴) شراب نوشی یا شراب فروشی: اگر مجرم پر جرم ثابت ہو جائے تو یہ سزا اسے جوتوں یا چھڑیوں سے مارنے کی شکل میں دی جاتی ہے۔ اس کی سزا چالیس (۴۰) کوڑے بھی منقول ہے۔

قانونِ قسامت:

اگر مجرم نامعلوم ہو تو مدعی اور جن لوگوں پر مدعی شک ظاہر کرے' دونوں کو جرم کی شدت کے لحاظ سے ایک خاص مقدار میں قسمیں کھلائی جاتی ہیں۔ قتل کے لیے پچاس (۵۰) قسمیں مقرر ہیں۔ اگر مدعی قسمیں نہ کھائے اور دوسرا فریق کھالے تو وہ سزا سے بری ہو جائے گا۔ اگر دونوں فریق قسمیں کھالیں یا دونوں نہ کھائیں تو پھر حکومت اپنی طرف سے مدعی کو قصاص کا خون بہا یا دیت ادا کر کے معاملہ ختم کر دیتی ہے۔ یہ قانون احادیث کی تمام کتابوں میں منقول ہے۔

قانونِ لعان:

لعان کے معنی لعنت بھیجنے کے ہیں۔ اگر خاوند اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور اس کے پاس سوائے اپنے کوئی اور گواہ نہ ہو تو اُس سے اَسّی (۸۰) کوڑوں کی سزا اُسی صورت میں ساقط ہوتی ہے جب وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ اپنے الزام میں سچا ہے' اور پانچویں قسم اس بات کی کھائے کہ اس پر اللہ کی لعنت اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہو۔ اگر خاوند یہ قسمیں کھا لے تو پھر بیوی پر سے سنگساری کی سزا اُسی صورت میں ساقط ہوتی ہے جب وہ چار قسمیں اس بات کی کھائے کہ اس کا خاوند اپنے الزام میں جھوٹا ہے اور پانچویں اس بات کی کھائے کہ اس پر (یعنی عورت پر) اللہ کی لعنت اگر اس کا خاوند اپنے الزام میں سچا ہو۔

اگر دونوں مذکورہ قسمیں کھا لیں تو پھر ان دونوں میں مستقل علیحدگی (طلاق نہیں) کرا دی جاتی ہے۔ اور اگر اس الزام کے نتیجہ میں کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ عورت یعنی ماں سے منسوب ہوگا اور اسی سے یعنی ماں سے ہی وراثت پائے گا۔

فساد فی الارض یا نقصِ امن عامہ کا قانون:

اس قانون کے احاطہ میں معاشرے کے خلاف جملہ جرائم آ جاتے ہیں' مثلاً عصمت فروشی' بردہ فروشی' منشیات کا عادی ہونا یا منشیات فروشی میں ملوث ہونا' ڈکیتی' مملکت کے خلاف جاسوسی اور دوسری منفی سرگرمیوں میں ملوث ہونا' سمگلنگ' قبضہ گروپ کارروائیاں' گینگ ریپ' دہشت گردی' غیر شادی شدہ لڑکوں اور لڑکیوں کا گھر سے بھاگ جانا' لڑکیوں کو بوڑھوں کے ہاتھوں فروخت کرنا' شادی شدہ سات سات بچوں کی ماؤں کا آشناؤں کے ساتھ بھاگ جانا' بچوں کو معذور کر کے بھیک منگوانا' عورتوں' مردوں اور بچوں کو اغوا کر لینا' انسانی اعضاء کی تجارت میں ملوث ہونا' سودی کاروبار کرنا (سود لینا یا دینا)' بیگار کیمپ چلانا' غنڈہ ٹیکس یا بھتہ لینا۔ غرض اس کا دائرہ کار بے حد وسیع ہے۔

اس قانون کے تحت مذکورہ قسم کے جرائم کو فساد فی الارض (نقصِ امنِ عامہ) اور اللہ اور رسول کے خلاف جنگ قرار دیا گیا ہے' اور اُن کی سزا یہ ہے کہ (حالات کے مطابق) مجرموں کو قتل کر دیا جائے' یا صلیب پر چڑھا دیا جائے' یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے) یا اُن کو علاقہ بدر کر دیا جائے۔ لیکن اگر وہ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ وہ پکڑے جائیں' یعنی غیر مشروط طور پر عدالت میں حاضر ہو کر

اپنے جرم کا اعتراف کر لیں تو اُن کو جرم کی نوعیت کے لحاظ سے جزوی یا مکمل معافی مل سکتی ہے۔اس سزا کا تفصیلی ذکر سورۃ المائدۃ کی آیات ۳۳ اور ۳۴ میں کیا گیا ہے۔

ان جرائم کے تحت متاثرہ افراد الگ الگ بھی مقدمے دائر کروا سکتے ہیں۔

قانونِ تعزیر (یعنی ہلکی سزا کا قانون):

اس قانون کے تحت معمولی قسم کے جرائم آتے ہیں' مثلاً گالی گلوچ کرنا' ایسی مار کٹائی جس میں نہ تو جسم کا کوئی عضو ضائع ہو اور نہ سنجیدہ زخم آئے' ناپ تول میں کمی کرنا' ایک خاص حد سے کم چوری کرنا' چھوٹی موٹی یا کبھی کبھار رشوت لینا جسے عادت نہ بنایا جائے' کوئی چھوٹی موٹی جنسی حرکت' تادیبی و انتظامی امور (Disciplinary & Efficiency Rules) کی خلاف ورزی کرنا' جوا' لاٹری' وغیرہ وغیرہ۔غرض اس قانون کا دائرہ بھی قانون نقضِ امن عامہ کی طرح بے حد وسیع ہے۔اس قانون کے تحت دس (۱۰) کوڑوں تک کی سزا دی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا اسلامی قوانین سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں فوج داری جرائم میں جیل کی سزا ہے ہی نہیں۔البتہ بڑے جرائم میں ملوث ملزموں کو مقدمے کے اختتام تک حکومت اپنی یا اپنے کسی شہری کی تحویل میں رکھ سکتی ہے' یعنی ملزموں کو حوالات میں رکھا جا سکتا ہے۔البتہ بعض جرائم میں کوڑے مارنے کی سزا موجود ہے۔لیکن اس سلسلے میں ایک وضاحت ضروری ہے' وہ یہ کہ ''اسلامی'' اور ''رومی'' کوڑے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔جس کوڑے کو محترم وزیرِ داخلہ کے زیر صدارت اجلاس میں ختم کیا گیا ہے وہ ''رومی'' کوڑا ہے۔یہ کوڑا چمڑے کا بنا ہوتا ہے اور اس کو تیل میں بھگو کر اس کی چوٹ لگانے کی شدت میں اور اضافہ کیا جاتا ہے۔جس شخص کو یہ کوڑا لگایا جاتا ہے اسے صرف انڈر ویر پہنا کر ٹکٹکی سے باندھ دیا جاتا ہے۔کوڑا مارنے والا ملازم جسمانی لحاظ سے بے حد مضبوط ہوتا ہے' اور اس نے بھی صرف انڈر ویئر ہی پہن رکھا ہوتا ہے۔وہ ایک خاص فاصلے سے دوڑ کر آتا ہے اور پوری طاقت سے مجرم کی کمر پر کوڑا برساتا ہے' جو اکثر اوقات مجرم کی کھال کو بلکہ پوری کمر کو اندر تک بے حد زخمی کر دیتا ہے۔یہ کوڑا رومیوں نے اپنے عروج کے زمانے میں غیر ملکی قیدیوں کو حکم عدولی کی سزا دینے کے لیے ایجاد کیا تھا۔اس کے علاوہ بھی رومیوں نے قیدیوں کو سزا دینے کے لیے بہت بھیانک اور انسانیت سوز سزائیں اپنا رکھی تھیں' مثلاً زندہ قیدی کو شیر یا چیتے کے پنجرے میں پھینک دیا جاتا کہ وہ اگر شیر یا چیتے کو مار دے تو اس کا جرم معاف ہو جائے گا' ورنہ وہ موت کی

صورت میں اپنی سزا شیر یا چیتے کے ہاتھوں بھگتے گا۔ اس کے علاوہ دو مجرم قیدیوں کو پنجرے میں بند کر کے لڑنے کو کہا جاتا کہ جو بچ گیا اس کا جرم معاف۔ عورتوں میں سے جو حاملہ قیدی عورتیں ہوتیں ان کے پیٹوں پر ڈنڈے برسائے جاتے' حتیٰ کہ وہ مر جائیں' وغیرہ۔ موجودہ باکسنگ اور فری سٹائل ریسلنگ اسی سزا کی ترمیم شدہ شکلیں ہیں' جن کو کھیل کے طور پر اپنا لیا گیا ہے۔ یہ ظالمانہ کھیل بھی کم از کم پاکستان کی حد تک ختم ہونے چاہئیں۔

دوسرے عوامل کے علاوہ رومن ایمپائر کے زوال میں ان انسانیت سوز سزاؤں نے بہت بڑا کردار ادا کیا۔ لیکن رومی یہ سزائیں غیر ملکی قیدیوں کو دیتے تھے' لیکن افسوس کہ ہم آزادی کے ۵۸ سال بعد تک بھی ''رومی'' کوڑوں کی سزا اپنے ہی شہریوں کو دیتے رہے۔ خیر اب یہ سزا ختم ہو گئی ہے' لہٰذا ''دیر آید درست آید'' کے مصداق اسے سراہا ہی جائے گا۔

جبکہ ''اسلامی کوڑا'' ایک بید یا کسی اور مضبوط لکڑی کی چھڑی ہوتی ہے جس کی لمبائی دو اور اڑھائی فٹ کے درمیان ہوتی ہے۔ جس مجرم کو یہ کوڑے لگائے جائیں اس کے کپڑے نہیں اتروائے جاتے' بلکہ وہ موسم کے مطابق کپڑے پہنے رکھتا ہے۔ اسے ٹکٹکی پر بھی باندھا نہیں جاتا' بلکہ کسی دیوار یا کسی اور اوٹ مثلاً گاڑی وغیرہ کے ساتھ کھڑا کیا جاتا ہے۔ کوڑے مارنے والا ملازم بھی خصوصی طور پر پہلوان نما نہیں ہوتا بلکہ عام جسم کا مالک ہوتا ہے' اور وہ کھڑے ہو کر (بھاگ کر نہیں) کوڑے لگاتا ہے۔ کوڑا اوپر سے نیچے نہیں مارا جاتا' بلکہ سائیڈ سے اس طرح مارا جاتا ہے کہ مارنے والے ملازم کا ہاتھ اس کے کندھے سے بلند نہ ہونے پائے۔ اگر بعض کوڑوں میں اس کا ہاتھ کندھے سے اُوپر اُٹھ جائے تو اتنے ہی کوڑے پھر اس ملازم کو لگائے جاتے ہیں جتنے کوڑوں میں اس کا ہاتھ کندھے سے اوپر اٹھا ہو۔ اس سزا کی خاص بات یہ ہے کہ یہ سرِ عام یعنی لوگوں کے مجمع میں دی جاتی ہے' تاکہ ایک تو مجرم شرمندہ ہو دوسرے عام لوگ بھی عبرت پکڑیں۔

اس بارے میں اسلامی کوڑوں کی سزا کے متعلق غیر مسلم اقوام نے بے حد پروپیگنڈہ کیا ہے اور اس پروپیگنڈے میں ہمارے نام نہاد ''مسلمان دانشور'' بھی شامل ہیں۔ اس پروپیگنڈے کا یہ اثر ہے کہ عام لوگوں کے ذہن میں یہ تصور جڑ پکڑ چکا ہے کہ اوپر بیان کردہ ''رومی'' کوڑا ہی اسلامی کوڑا ہے' جبکہ یہ سراسر خلافِ حقیقت ہے۔ اسلامی کوڑا آج بھی سعودی عرب میں استعمال ہوتا ہے اور راقم کو اسلامی کوڑوں کی سزا اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا بھی موقع ملا ہے۔ اور بے شمار دیگر افراد بھی جو سعودی عرب میں رہے ہیں یا رہ رہے ہیں' اس

کی گواہی دیں گے۔

لہٰذا گزارش ہے کہ کوڑوں کی سزا کو ختم نہ کیا جائے' بلکہ کوڑوں کی سزا کو ''اسلامی کوڑوں'' کی سزا سے ہم آہنگ کر کے اسے فروغ دیا جائے۔ اس بارے میں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ مجرم اگر اعتراف جرم کرنے (کم از کم چھوٹے جرائم میں) تو وہ لمبے چوڑے مقدموں سے بچ جاتا ہے' اور دس یا اس سے کم کوڑے کھا کر دس منٹ میں فارغ ہو جاتا ہے۔

مزید یہ کہ راقم اس مضمون کے ذریعے تھانوں میں تفتیش کے دوران ملزموں سے اقرارِ جرم کروانے کے لیے ''رولر پھیرنا''، ''چھترول کرنا'' اور اسی نوع کی دیگر ظالمانہ سزائیں بھی ختم کرنے کی استدعا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ تفتیش میں تشدد کی بجائے ذہانت سے کام لیا جائے۔ بدقسمتی سے ہماری پولیس میں بھرتی کا معیار دینداری اور ذہانت کی بجائے چھاتی اور قد کی پیمائش رکھا گیا ہے' جسے بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔

امید ہے متعلقہ حکام اس بارے میں مذکورہ گزارشات پر کماحقہ' غور فرمائیں گے۔ ظاہر ہے اس بارے میں انقلابی اصلاحات کی ضرورت ہے جو اگر اختیار کر لی جائیں تو ''انصاف گھر کی دہلیز پر'' مہیا ہو سکتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اربابِ اختیار کو یہ انقلابی قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے' آمین ثم آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

کے پانچ خطبات جو سالانہ محاضرات ۱۹۹۱ء میں دیئے گئے

حقیقت ایمان

تسوید و ترتیب:

مولانا ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

﴿اہم موضوعات﴾. ایمان کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم. ایمان کا موضوع . قانونی اور حقیقی ایمان کا فرق اور ان کے ضمن میں کلامی مباحث . ایمان و عمل کا باہمی تعلق. ایمان اور نفاق. ایمان حقیقی کے سرچشمے

اشاعت خاص: 90 روپے اشاعت عام: 50 روپے